2023年5月5日ジャング紙ラホール版6面

پسماندہ اضلاع کیلئے ترقیاتی پیکیج

مئی ، 2023 05

معاشرے کے کمزور طبقوں کو سہارا دینا، وسائل کی متوازی تقسیم کو یقینی بنانا اور پسماندہ علاقوں کی ترجیحی بنیادوں پر ترقی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ملک کے 20 پسماندہ اضلاع کیلئے پیکیج کی تیاری معاشی مشکلات کے باوجود قومی ترقی کیلئے حکومتی عزم کا واضح مظہر ہے۔ وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں جن 20 اضلاع کو ترقی دینے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ ان میں بلوچستان کے گیارہ‘ سندھ کے پانچ‘ خیبر پختونخواکے تین اور پنجاب کا ایک ضلع شامل ہے۔ ان اضلاع کے ترقیاتی پیکیج میں پچاس فیصد وفاقی حکومت اور پچاس فیصد صوبائی حکومتیں حصہ ڈالیں گی۔ دسمبر 2022ء میں وزارت منصوبہ بندی نے 40 ارب روپے کی لاگت سے ملک کے 20 غریب ترین اضلاع کیلئے خصوصی ترقیاتی اقدامات پر مشتمل پانچ سالہ (2022-2027ء) منصوبوں کا آغاز کیا تھا اور ان کو عملی جامہ پہنانے کیلئے متعلقہ ممبران قومی اسمبلی اور دیگر سے تجاویز لی گئی تھیں۔ ترقیاتی پیکیج کا مقصد بلوچستان کے اضلاع کوہلو، شیرانی، جھل مگسی، بارکھان، قلعہ سیف اللہ، ژوب، موسیٰ خیل، ڈیرہ بگٹی، جعفر آباد، زیارت، قلعہ عبداللہ، صوبہ سندھ کے بدین، سجاول، ٹھٹھہ، تھر پارکر، کشمور، خیبرپختونخوا کے تورغر، شانگلہ، شمالی وزیرستان اور پنجاب کے ضلع راجن پور کو دوسرے اضلاع کے ہم پلہ لانا ہے۔ صوبہ بلوچستان کے 30 اضلاع ہیں۔ 1998ء میں بلوچستان کے 26 اضلاع تھے دیگر اضلاع کو سابقہ اضلاع سے کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ شیرانی ضلع ژوب کی ایک تحصیل تھی۔ صوبہ سندھ کے کل 29 اضلاع ہیں جن میں تھر پارکر ملک کے انتہائی پسماندہ علاقوں میں شامل ہے۔ پختونخوا کے 33 اضلاع میں شانگلہ کو 1995 میں ضلع کا درجہ ملا جو پاکستان کا دوسرا سب سے پسماندہ علاقہ ہے۔ پنجاب کا ضلع راجن پور بھی انتہائی پسماندگی کا شکار ہے۔ پسماندہ ترین اضلاع کا تعین ایک درست فیصلہ ہے۔ ترقیاتی منصوبوں میں علاقے کے باسیوں کو روزگار کی فراہمی میں ترجیح ہونی چاہئے۔